



سوال

(274) حرمین شریفین پر بنائی گئی فلم دیکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک فلم "خانہ خدا" ہندوستان کے بعض شہروں میں چل رہی ہے۔ جس میں حج کا پورا نقشہ، طواف، سعی، منی، مزدلفہ، میدان عرفات کا منظر اور حج کرتے ہوئے لاکھوں مسلمانوں کو دکھلایا گیا ہے، البتہ گانا بجانا اور دوسری لغویات سے پرہیز کیا گیا ہے، ہندوستان کے چند شہروں میں مسلمانوں نے احتجاج کر کے بند بھی کرا دیا ہے، دہلی میں دیسائی فلم کمپنی فلم "خانہ خدا" چلانے کے لئے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا رہی ہے، مسلمانوں کو آمادہ کرنے کے لئے کئی دفعہ مسلم نمائش کر چکی ہے۔ سوال یہ ہے کہ مسلمانوں کو یہ فلم دیکھنا چاہیے یا نہیں؟ اور اس کے روپیہ کو دینی اداروں میں صرف کرنا کیسا ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں بدل جواب سے آگاہ کیجئے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

"حج" فلم ہو یا کوئی اور افسانوی فلم، جس میں ذمی روح اشیاء کو فلما یا گیا ہو، اس کا بنانا اور دیکھنا، دکھلانا سب خلاف شرع ہے۔ فلم کی بنیادی چیز تصویر کشی ہے، اس میں ذمی روح اور غیر ذمی روح دونوں کے فوٹولے جاتے ہیں اور کسی بھی جاندار چیز کی تصویر کشی چاہے فلمی ہو یا عکسی شرعاً ممنوع ہے (الاعند الضرورة الملجئة)

اس بارے میں شریعت نے چھوٹی اور بڑی، خفی اور جلی، باریک اور واضح، عکسی اور غیر عکسی کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا ہے (ومن ادعی الفرق فلیہ البیان باللیل)

حج فلم ہو یا کوئی فلم، اس کے بنانے اور تیار کرنے اور لوگوں کو دکھانے کی کوئی وجہ ضرورت نہیں ہے، آج کل دنیا پر مادیت اور ہوس زر غالب ہے، جلب زر کے لئے مختلف طریقے لہجاکتے جاتے ہیں، فلم انڈسٹری کی صنعت بھی اسی نوع کی ہے، اس کے نتائج بد اور اخلاقی بگاڑ سے ان سرمایہ داروں اور باہمیوں کو اس سے کیا غرض!!

جس طرح دوسری فلمیں لہو و لہب اور تفریح کے مقصد سے بنائی اور دکھائی جاتی ہیں، اسی طرح حج فلم بھی محض تفریح اور جلب زر کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اس کے دیکھنے والوں کا مقصد تفریح و تماشہ بینی کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ حج فلم کی تیاری اور اس کی نمائش اور عظیم الشان اسلامی عبادت اور دینی و ملی شعور کے ساتھ ایک قسم کا مذاق ہے، جیسے اسرائیل یا بی بی سی لندن، وائس آف امریکہ، پیرس ریڈیو وغیرہ کا بھاڑے کے خوش گلوکاروں کی قرات کا نشر کرنا، ایک مذاق اور نخول سے زیادہ کچھ نہیں۔

کسی بھی مسلم حکومت یا اس کے باشندوں کا کوئی خلاف شرع فعل و عمل اور قانون ہمارے لئے حجت و دلیل نہیں ہو سکتا، چاہے اس کا تعلق ملکی نظم و نسق سے ہو، یا پرسنل (اجمال شخصیت) سے یا حدود و اموال سے، یا تحدید نسل سے، یا زندگی کے کسی اور معاملہ سے، حجت ہمارے لئے صرف کتاب و سنت اور اجماع ہے۔ فلم انڈسٹری کے ذریعہ کمایا ہوا روپیہ دینی کاموں میں صرف کرنا عند اللہ غیر مقبول ہے۔ واللہ اعلم۔



فتاوى شيخ الحديث مباركپوری

جلد نمبر 2 - کتاب جامع الاثنتات والمتفرقات

صفحہ نمبر 512

محدث فتویٰ